جلد ۲۹ | ۲۴ ماہ اخاء ۱۳۲۰ ہش | ۲ شوال سنہ ۱۳۶۰ ھ | ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۴۳

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۔ شوال سنہ ۱۳۶۰ھ

"پیغام صلح" میں مفروضہ گالیوں کی فہرست

"الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں "پیغام صلح" کے اس مضمون کا ذکر کیا گیا تھا۔ جس میں نہایت گستاخی اور بے ادبی سے کام لیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات، رؤیا اور کشوف کو "گالیاں" قرار دے دیا گیا تھا۔ چنانچہ ہم نے لکھا تھا۔

"اگر غیر مبائعین اس لئے انہیں گالیاں قرار دیتے ہیں۔ کہ یہ ان پر چسپاں کئے گئے۔ حالانکہ وہ ان کے مصداق نہیں بلکہ کوئی اور مصداق ہیں۔ تو پھر جن کو بھی وہ ان الہامات اور رؤیا کے مصداق سمجھتے ہیں ان کے متعلق گویا وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ انہیں خدا نے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نعوذ باللہ گالیاں دی ہیں۔ کیونکہ جب غیر مبائعین پر چسپاں کرنے سے یہ الہامات گالیاں ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ جب کسی اور پر چسپاں کئے جائیں۔ تو غیر مبائعین کے نزدیک وہ گالیاں نہ رہیں"

مگر "پیغام صلح" نے حسب معمول اس نہایت اہم مطالبہ پر بالکل خاموشی اختیار کر لی ہے۔ ہم اپنے اس مطالبہ کو پھر دوہراتے ہوئے جہاں یہ چاہتے ہیں۔ کہ "پیغام" اس کا جواب دے۔ وہاں اس کے مذکورہ بالا مضمون کے متعلق کچھ اور بھی عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں:

چونکہ "پیغام صلح" نے مفروضہ گالیوں کی فہرست کو خواہ مخواہ طویل بنانے کے لئے انتہائی کوشش کی ہے۔ حتیٰ کہ اس قسم کے فقرات کو بھی گالیوں میں شمار کیا ہے۔ کہ:- (۱) "چند لوگ جماعت سے علیحدہ ہو کر باغی ہو گئے (۲) مولوی محمد علی صاحب اسی کام (ترجمہ قرآن) کے لئے ملازم رکھے گئے تھے۔ (۳) حرام چیز کسی کو ہضم نہیں ہوتی۔ (۴) خدا نے ان کو اس سے بھی زیادہ شرمندہ کیا" وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے ان کو نظر انداز کرتے ہوئے نمونۃً بعض ان اقتباسات پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ جنہیں بہت بڑی گالیاں قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً ایک فقرہ یہ پیش کیا ہے۔ کہ "خوب دل کھول کر جھوٹ کی غلاظت پر منہ مارا ہے" (الفضل ۱۰۔ جون ۱۹۱۵ء) مگر اس کی حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطبہ جمعہ سے یہ چند الفاظ لئے گئے ہیں۔ جو حضور نے کسی شخص کی ان متعدد کذب بیانیوں کے متعلق دیا۔ جنہیں ۳۰۔ مئی ۱۹۱۵ء کے "پیغام صلح" میں شائع کیا گیا تھا۔ مثلاً لکھا تھا:-

(۱) "بیعت میں عہد لیا جاتا ہے۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب کو مہدی مسعود اور مسیح موعود مانو۔ اور پیغمبر خدا کو خاتم النبیین مانو۔ مگر جب کوئی جماعت میں داخل ہو جاتا ہے۔ تو رفتہ رفتہ معلوم کراتے ہیں۔ کہ مسیح موعود خود خاتم النبیین ہیں۔ پہلے امتی تھے۔ پھر حقیقی نبی ہو گئے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حضرت کا ہی کلمہ ہے۔ قرآن شریف دنیا سے مفقود ہو گیا تھا۔ موجودہ قرآن شریف مسیح موعود پر نازل ہوا ہے"

(۲) "زیارت قادیان حج بیت اللہ ہے"

(۳) "قرآن شریف دنیا سے اٹھ کر ثریا پر چلا گیا تھا۔ مسیح موعود نے دوبارہ ہم کو لا کر دیا۔ لہٰذا ہم پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی احسان نہیں ہے"

ان کذب بیانیوں کو پیش کرنے کے بعد حضور نے فرمایا:-

"اسی طرح کے کئی ایک جھوٹ اس نے بولے ہیں۔ اور خوب دل کھول کر جھوٹ کی غلاظت پر موُنہہ مارا ہے"

(الفضل ۱۰۔ جون ۱۹۱۵ء)

اب غور فرمایئے۔ ایک ایسا شخص جو اس طرح بے تحاشہ جھوٹ پر جھوٹ بولتا چلا جائے۔ اور ذرا بھی خدا کا خوف دل میں نہ لائے۔ اس کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے خوب دل کھول کر جھوٹ کی غلاظت پر موُنہہ مارا۔ جھوٹ جبکہ بہت بڑی غلاظت ہے۔ اور ایک شخص صریح طور پر پے در پے جھوٹ بولتا ہے۔ ایسے جھوٹ جنہیں آج تک غیر مبائعین ثابت نہیں کر سکے۔ اور نہ کبھی کر سکتے ہیں اس کے متعلق یہ کہنا کہ اس نے خوب دل کھول کر جھوٹ کی غلاظت منہ مارا ہے۔ حقیقت کے اظہار کا نہایت ہی نرم پیرایہ ہے:

ایک اور فقرہ جسے گالیوں میں شامل کیا گیا ہے یہ ہے۔ کہ

"فرمایا (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے) کہ خلیفہ ہو۔ تو جو پہلا ہو۔ اس کی بیعت کرو۔ اور جو بعد میں دوسرا پہلے کے مقابلہ میں کھڑا ہو۔ جیسے لاہور میں ہے تو اسے قتل کر دو" (الفضل ۱۶ر اگست ۱۹۱۹ء)

اول تو ہماری سمجھ میں یہی بات نہیں آتی کہ ان الفاظ میں گالی کونسی ہے؟ پھر "الفضل" کے جس پرچہ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اسی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تردید فرمائی ہے۔ کہ آپ نے مولوی محمد علی صاحب کے متعلق اس قسم کے الفاظ کہے۔ چنانچہ "مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کی عادت تحریف" کے عنوان سے اس پرچہ میں حضور کا جو مضمون شائع ہوا۔ اس میں تحریر فرماتے ہیں:-

۱۲ ماہ جون ۱۹۱۹ء کے تشحیذ الاذہان میں میرے درس حدیث کے نوٹ شائع ہوئے ہیں۔ ان میں ایک حدیث کے متعلق ایک نوٹ کو توڑ مروڑ کر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء شور مچا رہے ہیں۔ کہ اس میں ان کے قتل کا فتوے دیا گیا ہے۔ حالانکہ کوئی شخص جو اردو زبان سے ذرہ بھی مس رکھتا ہو۔ اور جس کی آنکھیں تعصب سے اندھی نہ ہوں۔ وہ اس عبارت کے وہ معنی نہیں کر سکتا۔ جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔"

پھر تحریر فرمایا۔

"جبکہ میرے نزدیک مولوی محمد علی صاحب خلیفہ ہی نہیں۔ اور نہ ان کا دعوےٰ ہی خلیفۃ المسیح ہونے کا ہے۔ اور نہ وہ خلیفہ کا خلیفہ ہونا جائز سمجھتے ہیں۔ تو "جیسا کہ لاہور میں ہے" کا فقرہ میری طرف کیونکر منسوب ہو سکتا ہے۔"

لیکن کس قدر عجیب بات ہے کہ جس پرچہ میں ایک غلط فقرہ کی نہایت وضاحت کے ساتھ تردید کی جاتی ہے اور بتایا جاتا ہے۔ کہ نہ یہ الفاظ استعمال کئے گئے۔ اور نہ ان کے استعمال کرنے کا کوئی موقعہ اور محل تھا۔ اسی پرچہ کا حوالہ اس ادعا کے ثبوت میں پیش کیا جاتا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کو یہ گالی دی گئی ہے۔ یہ ہے وہ دیانت جس سے غیر مبائعین کا آرگن "پیغام صلح" اور ان کے مضمون نویس ہمارے متعلق کام لیتے ہیں۔ اور جب ہم اسے دیانتدارانہ فعل سمجھنے سے انکار کر دیں۔ تو یہ کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ تم ہمیں گالیاں دیتے ہو۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ اخاء ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ساڑھے چھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کان اور سر میں درد کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو بخار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔

کل دعا کے وقت جناب ناظر صاحب بیت المال کی طرف سے ان احباب کی فہرست حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کی گئی۔ جنہوں نے کل تک تحریک قرضہ پچاس ہزار میں حصہ لیا تھا۔

آج صبح سات سے ۹ بجے تک بورڈنگ تحریک جدید و بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے طلباء نے عیدگاہ کی عام صفائی کی۔ اس موقعہ پر جنرل پریذیڈنٹ صاحب لوکل انجمن اور پولیس کے دو ملازم موجود تھے۔

اعلان تعطیل

عید الفطر کی تقریب کی وجہ سے "الفضل" کے دفاتر ۲۳ اکتوبر بروز جمعرات بند رہیں گے لہٰذا جمعہ کی صبح کو "الفضل" شائع نہیں ہوگا۔ اگلا پرچہ ہفتہ کی صبح کو شائع ہوگا۔ احباب کرام مطلع رہیں۔ مینیجر

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۹/۱۰ سے ۲۱/۱۰ تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

۲۴۲۱۔ عبد الشکور صاحب یو۔پی
۲۴۲۲۔ یقین علی شاہ صاحب قائم گنج۔ یو۔پی
۲۴۲۳۔ رمز خانصاحب "
۲۴۲۴۔ جمعیت خانصاحب "
۲۴۲۵۔ قلندر خانصاحب "
۲۴۲۶۔ قلندر خانصاحب "
۲۴۲۷۔ محبوب علی صاحب "
۲۴۲۸۔ فیاض خانصاحب "
۲۴۲۹۔ ہوشیار خانصاحب "
۲۴۳۰۔ نظیر احمد خانصاحب "
۲۴۳۱۔ نتھو خانصاحب "
۲۴۳۲۔ منور خانصاحب "
۲۴۳۳۔ مقصود علی صاحب "
۲۴۳۴۔ حبیب خانصاحب "
۲۴۳۵۔ شرف الدین صاحب "
۲۴۳۶۔ علی محمد خانصاحب قائم گنج یو پی
۲۴۳۷۔ مسمات اشرفی صاحبہ "
۲۴۳۸۔ مہوہا صاحبہ "
۲۴۳۹۔ بلقیس صاحبہ "
۲۴۴۰۔ اشرفی بیگم صاحبہ "
۲۴۴۱۔ محمد حسن صاحب انبالہ
۲۴۴۲۔ محمد ضیاء الدین صاحب جہلم
۲۴۴۳۔ ایم شمس الدین صاحب "
۲۴۴۴۔ ہاشم الدین صاحب پونچھ کشمیر
۲۴۴۵۔ لعل دین صاحب "
۲۴۴۶۔ غلام علی صاحب گورداسپور
۲۴۴۷۔ ملکہ صاحبہ سرگودھا
۲۴۴۸۔ محمد زر خانصاحب جہلم
۲۴۴۹۔ قمر الدین صاحب گوجرانوالہ
۲۴۵۰۔ اللہ دتا صاحب گوجرانوالہ
۲۴۵۱۔ اللہ بخش صاحب "
۲۴۵۲۔ عبد المجید صاحب مردان
۲۴۵۳۔ محمد عبد اللہ صاحب وزیر آباد۔ گوجرانوالہ
۲۴۵۴۔ نور محمد صاحب "
۲۴۵۵۔ احمد دین صاحب "
۲۴۵۶۔ الٰہی بخش صاحب "
۲۴۵۷۔ محمد بی بی صاحبہ "
۲۴۵۸۔ رحمت علی صاحب "
۲۴۵۹۔ عالم بی بی صاحبہ "
۲۴۶۰۔ مسمات بانو صاحبہ "
۲۴۶۱۔ نبی بخش صاحب "
۲۴۶۲۔ غلام محمد صاحب "
۲۴۶۳۔ محمد دین صاحب "
۲۴۶۴۔ مسماۃ بھاگن بی بی صاحبہ "
۲۴۶۵۔ امام علی صاحب "

رمضان میں کسی کمزوری کو ترک کرنیکا عہد کرنیوالے اصحاب

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام روحانی کمزوریوں کو دور کرنے کا ایک طریق یہ بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ رمضان المبارک میں اپنی کسی ایک کمزوری کو ترک کرنے کا خدا تعالےٰ کے حضور صدق دل سے عہد کیا جائے۔ اور عزم صمیم کیا جائے۔ کہ آئندہ اس کا ارتکاب نہیں کیا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ اس طریق کی روشنی میں نظارت تعلیم و تربیت ہر سال رمضان المبارک کے ایام میں دوستوں کو اس بارہ میں تحریک کیا کرتی ہے۔ اب کے بھی نظارت نے یہ تحریک کی۔ اور اس امر کا اعلان کیا کہ جو دوست اپنے نام پیش کریں گے۔ ان کی فہرست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کی جائے گی۔

یہ فہرست کل پیش کی جا چکی ہے۔ اور نظارت تعلیم و تربیت کی اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس تحریک پر ۸۹ احباب نے اپنے نام پیش کئے۔ چونکہ نام بنام فہرست شائع کرنی مشکل ہے۔ اس لئے مجموعی طور پر ہی اعلان کیا جاتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان سب اصحاب کو اپنے عہد پر ثابت قدم رہنے اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا کرے۔

درخواست دعا:۔ میری نواسی، مرزا برکت علی آف آبادان کی لڑکی عزیزہ امۃ الکریم کو عرصہ ایک ماہ سے ٹائیفائڈ تھا۔ ایک یا دو دن نارمل ہو کر پھر بخار شروع ہو گیا ہے۔ آج بخار ۱۰۵ درجہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ عبد الرحمٰن قادیانی ۲۲ ماہ اخاء ۱۳۲۰ ہش

آسمانی مائدہ کا نزول

عید الفطر کا فلسفہ

شوال کا ہلال اسلام میں عید کا چاند ہے۔ اس کے طلوع کے ساتھ رمضان المبارک ختم ہو جاتا ہے۔ اور نیا دن عالم اسلام کے لئے عید کا دن ہوتا ہے۔ جبکہ ہر طرف مسرت و شادمانی کی لہریں دوڑتی ہیں بچے۔ جوان۔ اور بوڑھے سبھی نئے اور اجلے لباسوں میں ملبوس خدا کے نام کی بڑائی کرتے ہوئے شہر سے باہر عیدگاہ کو جاتے ہیں۔ تکبیروں کے درمیان دو رکعت نماز ادا کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو مبارکباد کہتے۔ مصافحے اور معانقے کرتے شاداں و فرحاں گھروں کو لوٹتے ہیں۔ عید کی خوشی مسلمانوں کے خورد و کلاں اور مرد و عورت سب میں جذبات شکر پیدا کرتی ہے۔ اور اس دن اسلامی دنیا کے کون و مکان میں ایک تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔

ساڑھے تیرہ سو برس گزرے۔ کہ سید الاولین و الآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ رمضان کے روزے فرض ہوئے۔ اور خدائے قدوس نے اپنے بندوں کے سامنے روحانی مائدہ پیش فرمایا تا وہ خدا کے لئے بھوک اور پیاس برداشت کر کے قرب الٰہی حاصل کریں۔ اور اس کے رنگ میں رنگین ہو کر ابدی زندگی کے وارث ہوں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے پورے اخلاص سے والہانہ و عاشقانہ رنگ میں اس حکم کو قبول کیا۔ اور دنیوی آرام قربان کر کے عشق مولیٰ میں مخمور و مسرور ہو گئے۔ آسمان پر فرشتے ان مقدسوں پر رشک کرتے تھے۔ زمین پر سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے ان پاکباز اتباع پر نازاں تھے۔ اور خدائے رب العالمین ان سے خوش تھا۔ تب اس نے حکم دیا۔ کہ رمضان کے روحانی و جسمانی مائدہ کے بعد پہلا شوال مسلمانوں کی عید کا شروع ہو۔

اس دن قوم کے سارے افراد خوشی کا اظہار کریں۔ عمدہ لباس پہنیں۔ عمدہ کھانے کھائیں۔ ان کے ظاہر و باطن سے مسرت و انبساط عیاں ہو۔

عید الفطر رمضان کی روحانی عید کا ظاہری مظاہرہ ہے۔ مگر قربان جائیے اسلام کے کہ اس نے اس مظاہرہ کو بھی عبادت سے خالی نہ چھوڑا۔ تا اسے میلہ کی صورت نہ دی جائے۔ بلکہ خدا کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا جائے۔ اس کی نعمت یعنی رمضان المبارک میں صیام و قیام کی توفیق پر شکرانہ کے دو نفل ادا کریں۔ مسلمانوں پر یہ عید صدیوں سے آرہی ہے۔ ہر سال آتی ہے۔ مگر جو شان و بہجت قرون اولیٰ میں تھی۔ وہ کہاں۔ اکثر مسلمان کہلانے والے اصل روحانی مائدہ یعنی رمضان المبارک سے روگردانی کرتے ہیں۔ روزہ رکھنا زحمت سمجھتے ہیں۔ مگر عید منانے کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں۔ ان حالات میں اس قوم کی عید حقیقی عید نہیں۔ ایک رسم ہے۔ جس کا ہر سال اعادہ ہوتا ہے۔ اور لوگ کھانے پینے میں دن گزار دیتے ہیں۔ یہی باعث ہے۔ کہ مسلمان کہلانے کے باوجود یہ قوم آج ذلت و ادبار کا شکار ہو رہی ہے۔ اور خدا سے دوری کے تمام برے عواقب کی مورد بن رہی ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے عیسائی قوم کے ذکر میں فرمایا۔ کہ اولین نصاریٰ نے کھانے پینے کے لئے آسمان سے دسترخوان، کھانوں سے بھرا ہوا دسترخوان مانگا تھا۔ حضرت مسیح نے قوم کو اس مادی خواہش سے منع کر کے یہ دعا کی۔ کہ:-

اللّٰھُمَّ رَبَّنَا انزل علینا مائدۃ من السّماء تکون لنا عیدًا لاوّلنا وآخرنا وآیۃ منک وارزقنا وانت خیر الرّازقین۔ (مائدہ آیت ۱۱۴)

اے ہمارے رب! ہم پر ایسا آسمانی مائدہ نازل فرما۔ جو ہمارے اوّلین اور آخرین کے لئے عید ہو۔ تیرا نشان ہو۔ اور ہمیں رزق عطا فرما تو ہی بہتر رزق دینے والا ہے۔

حضرت مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا پر اللہ تعالےٰ نے فرمایا انّی منزّلھا علیکم فمن یکفر بعد منکم فانّی اعذّبہ عذابًا لا اعذّبہ احدًا من العالمین۔ کہ میں تم پر آسمانی مائدہ نازل کروں گا۔ اور تم کو مادی رزق بھی دوں گا۔ مگر پھر تم میں سے جو کفر کریگا اسے وہ عذاب دیا جائے گا۔ جو کسی اور کو نہ دیا جائے گا۔

حضرت مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا میں عیسائیوں کے لئے جو مادی رزق کی درخواست تھی۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ یہ قوم ایک لمبے زمانہ تک زمین اور زمین کے خزانوں پر حکمرانی کرتی رہی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی دعا میں جس مائدۃ من السّماء کی درخواست ہے۔ جس کے ذریعہ اولین و آخرین کی عید کا سامان کیا جانے والا تھا۔ وہ دین اسلام ہے۔ وہ اسلامی شریعت ہے جس کے متعلق فرمایا۔ تؤتی اکلھا کلّ حین باذن ربّھا۔ کہ اس کے تر و تازہ اور شیریں ثمرات سے لوگ ہر زمانہ میں بہرہ یاب ہوتے رہیں گے۔ قرآن مجید کا نزول رمضان میں شروع ہوا۔ جو آسمانی مائدہ کا مترادف ہے۔ رمضان میں ہی اس کا دور ہوتا تھا۔ پس ضروری تھا۔ کہ اس روحانی عالمگیر عید کے ساتھ ایک ظاہری عید بھی ہو۔ سو یکم شوال کو اسلام میں عید الفطر مقرر ہوئی۔

احادیث میں مروی ہے۔ کہ آیت قرآنی الیوم اکملت لکم دینکم سنکر ایک یہودی پکار اٹھا۔ اگر ایسی بشارت تورات میں اترتی۔ تو ہم اس دن کو عید کا دن بناتے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جواب دیا۔ کہ ہمارے ہاں وہ عید کا ہی دن ہے جمعہ خود عید ہے۔ اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں کی اصل عید تو یہی ہے۔ کہ دین اسلام کی کامل شریعت کا دنیا میں قیام ہو۔ انہیں خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل ہو۔ یہ دائمی عید ہے۔ اس کے بغیر عید کا دن اور عید کی خوشی عارضی اور ظاہری خوشی ہے۔ لیکن آج مسلمان اس دائمی عید سے غافل ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فرستادہ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نازل فرمایا۔ تا آپ یُحیی الدّین و یقیم الشّریعۃ کے مطابق از سر نو دین کو زندہ۔ اور شریعت کو قائم کریں۔

گویا آپ مسلم قوم کے لئے عید کا پیغام لائے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پہلی بعثت اولین میں ہوئی۔ اور دوسری آخرین میں۔ تا عیدًا لاوّلنا وآخرنا کا ظہور ہو۔ رمضان المبارک کی عید اس بڑی عید کی فرع ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے مامور کے ظاہر ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ جو اس مامور سے انحراف کر رہے ہیں۔ وہ بڑی اور دائمی عید میں حصہ نہیں لے سکتے۔ اور جو رمضان کے مائدہ سے روگرداں رہے ہیں۔ ان کے لئے عید الفطر حسرت کا باعث ہے۔ مگر اے احمدی قوم! اے احمدی قوم کے مائدۂ رمضان سے مستفید ہونے والے بھائیو۔ اور بہنو! تم کو عید مبارک ہو۔ حقیقی اور دائمی عید تمہاری ہی ہے۔ وہ دن بھی آتے ہیں۔ جب دنیا کی ساری قومیں اور سارے ممالک اس عید میں شریک ہوں گے۔ اور زمین پر پھر سچی شادمانی کے ایام آئیں گے۔ اے ہمارے خدا! وہ دن جلد تر لا۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

بحالی وصایا

حافظ شاہ دین صاحب درزی حال سرہند پٹیالہ۔ اور مولوی غلام رسول صاحب افغان تاجر قادیان کی وصایا بوجہ بقایا منسوخ کی گئی تھیں۔ جو بحال کر دی گئی ہیں۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی

انسداد بیکاری

(رقمزدہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

قادیان کا قدیمی باشندہ امام دین المعروف ماٹا مالی لحاظ سے بہت غریب تھا۔ اس کی تھوڑی سی زمین تھی۔ جو اس اکیلے کے گزارے کے واسطے بھی کافی پیداوار نہ دیتی تھی۔ بدنی لحاظ سے چھوٹے قد کا دبلا پتلا آدمی تھا۔ ایک دن اپنی فاقہ کشیوں سے تنگ آکر حضرت خلیفۃ المسیح اول مولوی حکیم نور الدین صاحب کے پاس شاکی ہوا۔ حضرت مولوی صاحب نے اپنی جیب میں سے ایک دونی نکال کر اسے فرمایا لو دو آنہ کے چنے خرید و اور ابال کر فروخت کرو۔ اور نفع پاؤ۔ اس نے بڑی خوشی سے اسے قبول کیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے فرمانے کے مطابق چنے ابال کر فروخت کرنے روزانہ یہی کام کرنے لگا۔ اس دونی میں خدا تعالےٰ نے ایسی برکت دی۔ کہ اس نے اپنا مکان درست کیا۔ شادی کی۔ پھر اولاد کی بھی اولاد ہوئی۔ اور آرام و امن کے ساتھ اس کا گھر آباد رہا۔ اسی سال اس کی وفات ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے جنت میں اچھی جگہ دے۔ کہا کرتا تھا چنے ابال کر پانی خود پی لیتا ہوں۔ اس سے میرے بدن کی قوت قائم رہتی ہے۔ اور چنے بیچ لیتا ہوں۔ اور گزارے کے لائق منافع مل جاتا ہے۔

بہت سے بیکار اس واسطے بے کار ہوتے ہیں کہ وُہ کچھ کام کر لینے کی ہمت نہیں کرتے۔ ورنہ جو لوگ کچھ نہ کچھ کام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں برکت دے دیتا ہے۔ مثل مشہور ہے ہمت مرداں مددِ خدا۔ چند روز کا ذکر ہے یہاں ایک بہاری لڑکا بے کار پھرتا تھا۔ گزارے کی کوئی صورت نہ تھی۔ اس نے جلد بندی کا کام شروع کیا۔ اس کے پاس کوئی سامان نہ تھا۔ دوکان کرایہ پر لینے کے واسطے رقم نہ تھی۔ اس نے ادھر ادھر پھر کر بعض لوگوں سے کتابیں جلد کرنے کے واسطے لیں۔ اور عام جلد سازوں سے بہت کم اجرت پر جلدیں کر دیں۔ اس سے اس کو کئی اصحاب سے اور کتابیں مل گئیں۔ اور کچھ پیسے بھی آ گئے دو چار ماہ کے اندر ہی اب اس کی خاصی دوکان ہے۔ اور خوب کام کر رہا ہے۔

بے کاری کو دُور کرنے کے واسطے سب سے ضروری امر یہ ہے۔ کہ انسان کسی محنت کے کام اور کسی پیشہ میں ذلت نہ سمجھے۔ جو کام ملے کرے۔ میں لنڈن میں تھا تو ایک دن ایک نوجوان نے ہمارا دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے جا کر دریافت کیا۔ کہ کیا ہے تو کہنے لگا اگر آپ نے اپنے برتن دہلانے ہوں یا بوٹ پالش کرانے ہوں۔ یا فرش اور کھڑکیاں دہلانی ہوں۔ تو میں روز آنہ آ کر یہ کام کر جایا کروں۔ بعد میں اس نے بتلایا۔ کہ میں ایک کالج کا طالب علم ہوں میرے گھر والے مجھے تعلیمی اخراجات نہیں دے سکتے۔ وہ غریب ہیں اسی طرح ایک دو گھنٹہ کوئی کام کر کے اپنی ضروریات کے واسطے رقم کما لیتا ہوں۔ اور اپنے اخراجات خود پورے کرتا ہوں۔ اور باقی وقت اپنی تعلیم کے حاصل کرنے میں لگاتا ہوں۔

تحریک جدید کے ذریعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نوجوانوں کو بہت اچھے مشاغل کی طرف راہنمائی کی۔ اور وقت اور دولت میں ایک اقتصادی راستہ سب کو دکھا دیا۔ تحریک جدید ایک الٰہی برکت ہے۔ جس کی تحریک خداوند کریم نے خلیفۂ وقت کے دل میں ڈالی۔ تاکہ قوم اور بالخصوص قومی نوجوان خیالات کی پراگندگی اور حالات کی پریشانی سے محفوظ رہ کر قوم کے واسطے کار آمد اور قابل قدر خادم بنیں۔

بہت سی صنعتیں اور کاریگریاں ایسی ہیں۔ جن کو انسان چند روز میں آسانی سے سیکھ سکتا ہے۔ اور پھر ان سے اپنے گزارے کے واسطے کافی روپیہ کما سکتا ہے مثلاً صابن بنانا۔ مہر کندی۔ کپڑے پر پھول رنگنا تصاویر کے بلاک بنانا جنگلوں میں سے کار آمد بوٹیاں جمع کر کے اطباء کے پاس فروخت کرنا یا پنساریوں کو دینا مختلف قسم کے پودے اور درخت اپنے گھر کے صحن میں پال کر فروخت کرنا دروازوں اور کھڑکیوں پر رنگ کرنا۔ کسی راستہ میں بیٹھ کر لوگوں کے واسطے خط نویسی کرنا۔ سائن بورڈ لکھنا۔ آئینہ سازی۔ سیاہی ملمع سازی۔ برتن قلعی کرنا۔ ٹوکریاں بنانا۔ چارپائیاں بننا۔ ٹوٹے ہوئے کانچ کو جوڑنا ٹوٹی ہوئی چینی کو جوڑنا وغیرہ۔ اس قسم کے بہت سے کام ہیں۔ اور آج کئی ایک چھوٹی چھوٹی کتابیں بن گئی ہیں۔ جن میں اس قسم کے اشیاء کے بنانے کی آسان ترکیبیں لکھی ہوئی پائی جاتی ہیں۔ ان کے مطالعہ سے انسان بہت کچھ سیکھ سکتا ہے

سیالکوٹ چھاؤنی میں ایک احمدی تاجر کی شاندار تجارتی کوٹھی ہوتی تھی انہوں نے اپنا قصہ سنایا۔ کہ میں ایک دفعہ گھر سے ناراض ہو کر چل پڑا۔ دیا سلائی کی ڈبیہ چار پانچ درجن اکٹھی خرید کرتا۔ اور گلی کوچوں میں پھر کر ایک ایک ڈبیہ فروخت کر لیتا۔ جب بک جاتیں نفع سے اپنے کھانے پینے وغیرہ کی ضروریات پوری کرتا۔ اور اصل رقم سے اور ڈبیہ خرید کرتا۔ اور ایک شہر سے دُوسرے شہر چلا جاتا۔ اسی طرح جب بمبئی پہونچا تو میرے پاس تیس روپے جمع ہو چکے تھے۔ اس سے مال خرید کر پھیری کرنے لگا۔ اور میرے پاس رفتہ رفتہ اس قدر روپیہ جمع ہو گیا۔ کہ واپس وطن آ کر سیالکوٹ میں شاندار انگریزی طرز کی دوکان جنرل مرچنٹ کی کھولی۔

مثل مشہور ہے فی الحرکت برکت حرکت میں برکت ہے۔ ایک جگہ کام نہ چلے دوسری جگہ چلا جائے۔ تیسری جگہ چلا جائے۔ کہیں نہ کہیں اس کا کام درست ہو جائے گا۔ اور اقبال مندی حاصل ہو جائے گی۔

(مرسلہ شعبۂ تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

نیاز مندانہ شکریہ

ہم جو کہ خاندان حضرت مرزا صاحب کے قدیم وابستگان اور نیاز مند ہیں۔ اس موقعہ پر جبکہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح نے ہمارے خاندان کے ایک لڑکے کرشن چندر کی شادی کی تقریب پر ہماری غریبانہ دعوت قبول فرمائی۔ نیز اپنی جماعت کے احباب کو دعوت دینے کی منظوری عنایت کی۔ حضور کے بہت ہی شکر گزار ہیں۔ نیز حضور کے تمام خاندان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ سب نے ہماری دعوت قبول کر کے ہمیں ممنون احسان بنایا۔ اسکے بعد ہم جماعت احمدیہ کے ان تمام اصحاب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہماری درخواست منظور کر کے دعوت میں شرکت کی۔ اس سلسلہ میں مولوی عبد الرحمٰن صاحب جنرل پریذیڈنٹ

اگر آپ کوئی تحفہ خرید رہے ہیں
تو ایسی چیز خریدیئے جس میں بچے کی عمر کیساتھ ساتھ ترقی و اضافہ ہوتا رہے
بچہ کی پیدائش تحفہ دینے کیلئے کتنا نادر موقعہ ہوتا ہے۔ وہ تحفہ جو اگرچہ آج کم قیمت ہے۔ لیکن جوں جوں سال گذرتے جائینگے۔ بیش قیمت ہوتا جائیگا۔ کپڑے جو جلد پھٹ جاتے ہیں۔ اور جواہرات جن کی قدر و قیمت کم ہو جاتی ہے خریدنے کے بجائے ایک یا ایک سے زائد ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس جو روپیہ لگانے کا کثیر المنافع طریقہ ہے۔ کیوں نہ خرید دیئے جائیں اور پھر طریقہ بھی سیدھا سادہ ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔
(۲) جوں جوں بچہ بڑا ہوتا جائیگا۔ اس کی رقم اس کیلئے اندازاً ۳ ۱/۸ فیصدی سود در سود مسلسل حاصل کرتی رہیگی۔ اور آپ یہ سرٹیفکیٹس کبھی بھی وقت اضافہ شدہ منافع کیساتھ بھنا سکتے ہیں۔
دس۔ پچاس۔ سو۔ پانچسو اور ہزار روپیہ کے سرٹیفکیٹس آپ کسی کے بھی نام سے ڈاک خانہ سے خرید سکتے ہیں۔
(۳) اور جس رقم پر انکم ٹیکس بھی عائد نہیں ہوتا۔ اب ذرا سوچیئے۔ کہ جب بچے کے اسکول جانیکا زمانہ آئیگا۔ اور اسے کپڑے اور کتابیں وغیرہ خریدنا پڑیں گی۔ اسوقت آپ اعتراف کریں گے۔ کہ واقعی ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس ایک بہترین تحفہ تھا۔ اور کاش یہی تحفہ آپنے بچہ کو دیا ہوتا۔ کیونکہ اس میں بچہ کی عمر کیساتھ ساتھ ترقی و اضافہ ہوتا رہتا ہے۔
دیجیئے
ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس
آپ یہ سرٹیفکیٹس ڈیفنس سیونگس سٹامپس کی صورت میں خرید سکتے ہیں۔ تفصیل کسی بھی ڈاک خانہ سے حاصل کیجیئے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ ماسکو کے علاقہ میں شدید برف باری اور بارش کے باوجود جنگ جاری ہے۔ روسی بعض مقامات پر جوابی حملے کر رہے ہیں۔ جنوب میں جرمنوں نے ایک نیا حملہ شروع کیا ہے۔ اور ان کا دعوے ہے کہ اہم صنعتی مرکز سٹالینو پر ان کا قبضہ ہو چکا ہے۔ نیز وہ کہہ رہے ہیں۔ کہ بحیرہ بالٹک کا آخری روسی جزیرہ ڈیگو بھی ان کے قبضہ میں آ چکا ہے۔ روسی ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ٹیگنرڈگ کے محاذ پر روسی فوجیں پسپا ہو کر نئے مورچوں پر آ گئی ہیں۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ جرمن اور اطالوی افواج کاکیشیا کی طرف برق رفتار پیش قدمی کر رہی ہیں۔ سائیگان ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ روسی ہائی کمانڈ میں بعض اہم تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ اور مارشل تموشنکو کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ موسیو سٹالن ایک مسلح ٹرین میں ماسکو سے نکل گیا ہے۔ نیا دارالسلطنت کچ بائیشیف بنایا گیا ہے۔ جو ماسکو سے پانسو میل کے فاصلہ پر ہے۔ ماسکو سے سرکاری دفاتر بھی وہاں منتقل ہو گئے ہیں۔ باقی بھی جا رہے ہیں۔ لوگ بکثرت قازان جا رہے ہیں۔ دونوں شہروں میں وائرلیس کا تعلق قائم کر لیا گیا ہے۔ برلن کے سرکاری حلقوں میں کہا جاتا ہے۔ کہ جرمن فوجیں ۲۹ اکتوبر سے قبل ماسکو میں داخل ہو جائیں گی۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ برطانی سلطنت کے تمام حصوں کے جو فوجی سپاہی دشمن کی قید میں ہیں۔ ان کی تعداد ۶۶ ہزار ہے۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ مقبوضہ ممالک پر نازی درندوں کے مظالم بدستور ہیں۔ ولن ڈسٹرکٹ (پولینڈ) سے چار ہزار پول اس الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ کہ وہ بغاوت کی سازش کر رہے تھے۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر مقبوضہ فرانس کے ایک صوبہ کے جرمن کمانڈر کو کسی نے بلیک آوٹ کی تاریکی میں ہلاک کر دیا۔ حملہ آور دو تھے۔ جو بھاگ گئے۔ فرانس میں بھی بغاوت بڑھ رہی ہے۔

ٹوکیو ۲۱ اکتوبر۔ جاپان پریس اس رائے کا اظہار کر رہا ہے۔ کہ نئی وزارت عنقریب امریکہ کو اپنے کم سے کم مطالبات پیش کر دیگی۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ جرمنوں نے لینن گراڈ سے اپنا خیال ہٹا لیا ہے۔ فوجیں تھک چکی ہیں۔ اس لئے وہ کہہ رہے ہیں۔ کہ لینن گراڈ پر حملہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ روسیوں نے شہر کے اردگرد بڑی سرنگیں بچھا دی ہیں۔ جن پر سے گذرتے وقت جرمن ٹینک تباہ ہو جاتے ہیں۔ روسی مزاحمت میں شدت پیدا ہوتی جاتی ہے۔

القرہ ۲۱ اکتوبر۔ عراق گورنمنٹ نے جاپانی سفیر کو نکل جانے کا حکم دیدیا ہے۔ اور اس کے ساتھ تجارتی ادارے بھی بند کر دینے کی ہدایت دی گئی ہے۔ ٹوکیو میں ان خبروں کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

سری نگر ۲۱ اکتوبر۔ کمشنر مردم شماری نے تازہ اعداد و شمار شائع کر دئے ہیں۔ ریاست میں مسلمانوں کی آبادی ۳۱۰۱۲۴۷ ہے۔ ہندوؤں کی ۸۰۹۱۶۵۔ سکھوں کی ۶۵۹۰۳ اور بودھوں کی ۴۰۶۹۶ ریاست کی کل آبادی ۴۰۲۱۶۱۹ ہے۔ گذشتہ مردم شماری کی نسبت مسلمانوں کی آبادی میں ۱۰ء۵۔ ہندوؤں کی آبادی میں ۹ء۹ فیصدی اضافہ ہوا ہے۔

گوجرہ ۲۱ اکتوبر۔ گندم ڈرہ ۴/۴/۰ نارم ۴/۵/۰ - نخود ۳/۱۱/۰ - گڑ بنیا ۳/۴/۰ شکر ۵/۱۴/۰ تیل توریہ ۹/۸/۰ - گھی خالص ۴۹/۰/۰ تارامیرا ۳/۲/۰ - بنولہ ۲/۲/۶ بٹالہ میں ماش سیاہ نئے ۵/۱۰/۰ - گڑ بنیا ۳/۱۲/۰ سے ۴/۴/۰ شکر نئی ۵/۱۲/۰ سے ۹/۸/۰ - دال مسور ۴/۱/۰ - امرتسر میں سونا ۴۳/۸/۰ - چاندی ۶۳/۴/۰ - پونڈ ۲۸/۹/۰

گجرات ۲۱ اکتوبر۔ ریلوے اسٹیشن کے قریب بمبئی ایکسپریس تباہ ہونے سے بال بال بچ گئی۔ ٹرین چل رہی تھی۔ کہ اچانک ایک ڈبہ کا کوئی پرزہ ٹوٹ گیا۔ اور دو ڈبے پٹڑی سے اتر گئے۔ گارڈ نے دھماکے کی آواز سنی تو دکیم لگا کر گاڑی کو کھڑا کر دیا۔ ورنہ خوفناک حادثہ پیش آ جاتا۔

لاہور ۲۱ اکتوبر۔ رہتک اور پانی پت کی میونسپلٹیوں نے چھ بناوٹی گھی فروشوں پر اس الزام میں مقدمات دائر کئے تھے۔ کہ وہ بغیر ایک خاص قسم کا رنگ دینے کے جیسا کہ قانون کا منشا ہے۔ بناوٹی گھی فروخت کرتے رہے۔ آج سرکاری وکیل نے عدالت میں بیان دیا۔ کہ چونکہ ملک میں اصلی اور بیج آئیل کافی مقدار میں میسر نہیں آتا۔ اسلئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ مقدمات واپس لے لئے جائیں۔

واشنگٹن ۲۱ اکتوبر۔ امریکن محکمہ تجارت کے سرکاری اخبار نے لکھا ہے۔ کہ اگر اس جنگ میں جرمنی جیت گیا تو اہل امریکہ کا معیار زندگی گر جائے گا۔ امریکن تجارت اور صنعت و حرفت کو سخت دھکا لگیگا۔ امریکن سیاست کے بنیادی اصول تہ و بالا ہو جائیں گے۔ اور امریکن تاجر نازیوں کی اجازت کے بغیر کوئی درآمد یا برآمد نہ کر سکیں گے۔

کلکتہ ۲۱ اکتوبر۔ یہاں کے جاپانی باشندے براہ بمبئی جاپان کو واپس جا رہے ہیں۔ جاپانی قونصل جنرل بھی ان میں شامل ہے۔ وائس قونصل اس کی جگہ کام کریگا۔

واشنگٹن ۲۱ اکتوبر۔ امریکن گورنمنٹ نے روس کو مزید تین کروڑ ڈالر قرضہ دینا منظور کر لیا ہے۔

القرہ ۲۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپان نے روسی سرحد پر حملہ کرنے کے لئے چین کی جنگ کو جلد از جلد ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس لئے چین میں مزید فوج اتار دی گئی ہے۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ برلن۔ وائنا اور رائن لینڈ کے بیس ہزار یہودیوں کو نازی حکام کی طرف سے نوٹس دیا گیا۔ کہ دس منٹوں کے اندر اندر پولینڈ روانہ ہو جائیں۔ انہیں صرف چھوٹا سا بیگ اور ایک صد مارک ساتھ لے جانے کی اجازت دی گئی۔

واردہا ۲۱ اکتوبر۔ ملک کے کانگرسی لیڈر یہاں جمع ہو رہے ہیں۔ تاکہ ملک کی سیاسی صورت حالات پر غور کریں۔

واشنگٹن ۲۱ اکتوبر۔ امریکہ کے ایک ہزار اخبار نویسوں۔ بشپوں اور پادریوں نے مسٹر روزویلٹ سے درخواست کی ہے کہ روس کو جلد سے جلد امداد پہنچائی جائے۔ اپیل میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ان کی خدمات روس کی امداد کے لئے ہر وقت حاضر ہیں۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ نازی ریڈیو بار بار کہہ رہا ہے۔ کہ روس کی لڑائی ختم ہو چکی ہے۔ اور سوویٹ یونین کا خاتمہ ہو چکا ہے۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ کہا جاتا ہے کہ جاپان میں وزارت کی تبدیلی کے باوجود امریکہ کے ساتھ اس کی گفتگوئے مصالحت کے امکانات موجود ہیں۔ اس خبر نے برلن کے سرکاری حلقوں میں اضطراب پیدا کر دیا ہے۔ جاپان کے ایک سرکاری نمائندہ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ امریکہ کے ساتھ جو گفتگوئے مصالحت ہو رہی تھی۔ اسے جاپان نے بند نہیں کیا تھا۔ برطانیہ کے سیاسی حلقوں میں بعض لوگ قطعی طور پر یہ رائے رکھتے ہیں۔ کہ جاپان جنگ میں ہرگز شامل نہ ہوگا۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر آجکل مشرق وسطیٰ کا دورہ کر رہے ہیں۔ آپ نے شاہ مصر سے بھی ملاقات کی۔ ایک بیان میں آپ نے کہا کہ ہم جس مقصد کے لئے لڑ رہے ہیں۔ وہ ضرور حاصل کریں گے۔

ہوانا ۲۱ اکتوبر۔ کیوبا کے سکرٹری آف سٹیٹ نے ہسپانی حکومت کو مطلع کیا ہے۔ کہ کیوبا سے اپنا پریس ایجنٹ فوراً واپس بلا لے۔ کیونکہ وہ محوریوں کے حق میں پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ اور یہ بات کیوبا کی خارجہ پالیسی کے منافی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی